نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

قیمت سالیانہ بلا محصول عیم — قیمت سالیانہ معہ محصول ؏

نمبر ۲۲ - جلد ۸ - لودیانہ ۲۷ مئی ۱۸۸۰ء — قیمت فی پرچہ ۶ پائی

گلدستۂ اخبارات

کابل اور جلال آباد کے مابین لشکر انگریزی اور غازیوں میں ۱۹ مئی کو لپاڈ کی ہو بڑی سو غازی مارے گئے ادہر ۱۰ آدمی قتل ہوئے = غازیوں کے گروہ پھر افغانستان میں جمع ہونے لگے ہیں = جلال آباد کے گرد نواح میں پہلے جیسا امن نہیں ہی = فرقہ شنواری نے پھر بغاوت پر کمر باندھ لی ہی = فرقہ لوگاری کے لوگ صلح کے خواہان ہیں = بدخشان کا غدر بالکل دور ہو گیا اور میر بابا خان سرغنہ گرفتار کیا گیا = موسیٰ خان اب غزنی میں آگیا ہی = سردار عالم خان جو غزنی سے کابل میں آیا ہی بیان کرتا ہی کہ مخالف فرقہ کے سرگروہ ابھی تک غزنی میں موجود ہیں = تمام فضول اسباب جو شیرپور میں ہی وہ ہندوستان کیطرف روانہ کیا جائیگا = سلطان روم اپنی دعوہ خلافی کا نزہ چکھا چاہتے ہیں = مستوفی حبیب اللہ خان جو کشتیوں پر سوار تھا قید ہو کر ہندوستان کیطرف آرہا ہی = ایوب خان ہرات میں قیدیوں کے طور رہتا ہی اور افغانی فوج نہایت ظلم و تعدی ہرات کے گرد نواح میں کر رہی ہی = حضور ملکہ معظمہ قیصر ہند نے حال کے جلسہ پارلیمنٹ میں صاف فرما دیا ہی کہ جنگ افغانستان جب تک ہمارا مطلب پورا نہ ہو برابر جاری رہیگا = ہندوستان کے نئے ویسرائے ۴ مئی کو سکندریہ میں داخل ہوئے تھے اور اُسیروز ہندوستان کیطرف روانہ ہو گئے = قیاس کیا جاتا ہی کہ جنرل رابرٹس صاحب کی فوج دس ماہ تک واپس نہ ہوگی = جہلم میں جو سوار ابھی بارھویں رسالہ کے واپس آئے ہیں اُن کے گھوڑوں کا یہ حال ہی کہ دُم پکڑے دم نکلتا ہی = کابلی فوجیں دو حصہ میں تقسیم ہو کر اپنا کام کر رہی ہیں = ملکہ روس کو اب صحت ہوتی جاتی ہی = بلیک برن کے ۲۵ ہزار جولاہوں نے اپنا کام بند کر دیا ہی = جو تدبیر حال میں ملک ایرلنڈ کی بابت پارلیمنٹ میں پیش ہونگی وہ انسداد قحط پر محدود ہونگی = ملا فقیر جسنے ہمراہی ملا خلیل کے اہل جلال آباد کے برانگیختہ کرنے پر کمر باندھی تھی بھاگ گیا ہی - پکڑو = علیگڈہ کالج کے ۲ مسلمان پچھلے ہفتہ بیرسٹری پڑھنے کے لئے لنڈن کو گئے ہیں = روسی لوگ برہما کو ترغیب دے رہے ہیں کہ ہمارے بھروسہ پر چین سے بگاڑ لے = غزنی کی خبروں سے معلوم ہوا کہ عالم خان زندہ ہی = خبر ہی کہ شاہ چین نے روس پر علاقہ کلجا کے لینے کے لئے فوج کشی کی ہی = دارجلنگ میں ہفتہ گذشتہ کے اندر خوب بارش ہوئی = انجنیران موجودہ کابل کے نام احکام جاری ہو گئے ہیں کہ جسقدر تم نے قلعہ و برج گرائے ہیں انکا شمار لکھو = علاقہ تزین کے غلزیوں نے عبدالرحمان خان کے پاس لکھا ہی کہ ہم تمہارے فرمانبردار رہینگے = سفیران شاہان معظم نے ایک یادداشت مجموعی دربارہ مشکلات مانٹینگرو کے بملاحظہ گورنمنٹ ٹرکی پیش کی ہی =

نور افشاں

—— ۱۹ مئی کی تار خبر سے ہمکو معلوم ہوا تھا کہ مستوفی حبیب اللہ خان جو پیشتر ظاہرداری کے طور پر انگریزوں کا بڑا دوستدار کہلاتا تھا اب خفیہ کارستانیوں کے باعث انگریزوں کے ہاتھ میں گرفتار ہوگیا اور انگریزی گارد نے اُسکو اپنی حراست میں شیرپور کی چھاونی میں رکھا اور ہندوستان کی طرف روانہ کردیا ہے۔ اب سنا جاتا ہے کہ مستوفی حبیب اللہ خان کے مقید ہوجانیکے باعث وے مخالف سردار بھی گھبرا گئے ہیں جو سرکار کے برخلاف منصوبہ باندھتے تھے۔ اور ہاشم خان جسکی بابت سنا گیا تھا کہ وہ فرار ہونیکی تیاری کررہا تھا اب اُسنے حکام انگریزی کے پاس مطیع و تابعدار رہنیکا اقرار کیا ہے +

معلوم ہو کہ جو ہم نے پیشتر لکھا تھا کہ یہہ مستوفی صاحب فصلی بٹیرہ ہے۔ سو وہ ہمارا خیال درست نکلا۔ صرف اِسقدر ہمکو تعجب ہے کہ حکام نے اُسوقت اُسکی روبہ بازی پر کچھ خیال نہ کیا +

—— لنڈن کی تار برقی مورخہ ۲۳ مئی میں لکھا ہے کہ گورنمنٹ انگلنڈ نے سلطان روم کو اطلاع دی ہے کہ اگر تم دو ماہ کے عرصہ کے اندر یونان و مانٹینگرو کی سرحد کا فیصلہ بموجب عہدنامہ مرتبہ برلن اور آرمینیا کے معاملات کا انتظام نہ کروگے تو جولائی سنہ ۸۰ میں ایک کانفرنس شاہان یورپ کی برلن میں تمہاری بلا موجودگی اجلاس کریگی اور اُس کانفرنس میں یہہ سب تجاویز ہوکر خود اُنکا انتظام و انفصال کریگی تمہارے سے کچھ بھی دریافت نکیا جائیگا +

ہم اُمید کرتے ہیں کہ اِس آخری دھمکی سے شاید ترک اپنے وعدونکو پورا کرنے لگجاوینگے ورنہ یقین کامل ہے کہ سلطان روم کا زور جو کسیقدر باقی ہے وہ سطح یورپ سے جاتا رہیگا۔ بلکہ کچھ عرصہ بعد دنیا ہی سے رحلت کر جائیگا +

—— صاحب سیول اینڈ ملٹری گزٹ فرماتے ہیں کہ جس حال میں لشکر انگریزی کی کابل سے ہندوستان میں واپس آنیکی تیاری ہورہی ہے اور پھر سرکار نے لکھا ہے کہ جب تک افغانستان کا کوئی قومی حاکم مقرر نہ ہویگا تو لشکر ہرگز واپس نہ جائیگا تو اِس سے ہم یہہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ عبد الرحمان خان کو سرکار نے قومی حاکم تصور کیا ہوگا۔ اور ہمکو یقین ہے کہ سردار عبد الرحمان خان اُن شرایط کو منظور کریگا جو ہماری سرکار کی طرف سے پیش ہونگی۔ اور یہہ شرایط کچھ مشکل نہیں ہیں۔ کہتے ہیں کہ وہ اُن سب سے تلخ گولی کو ہضم کرچکا ہے یعنے قندہار کا کابل سے علیحدہ ہونا اُسنے منظور کرلیا ہے۔ اور یہہ بھی کہتے ہیں کہ سردار عبد الرحمان خان ماہ حال کے آخر تک شہر کابل میں پہونچ جائینگے +

دیکھیں اِن معاملات کا انجام کیا ہوتا ہے +

—— اخبار ٹائمس آف انڈیا مطبوعہ ۱۰ مئی کے ایک مضمون میں لکھا ہے کہ سرکار کو چاہئے کہ اُس فحش زبان کے بند کرنے کی تجویز کرے جو بازار وغیرہ مقامات میں بعض موقع پر استعمال کیجاتی ہے۔ اُس میں یہہ بھی لکھا ہے کہ ایسی فحش کلمات جو اخبار میں درج نہیں ہوسکتے نہ صرف بوڑھوں و جوانوں کی زبان ہی سے سننے میں آتے ہیں بلکہ کم عمر لڑکے و لڑکیاں بھی بولتے ہیں +

ہم اس رائے کو تسلیم کرتے ہیں کہ ضرور کوئی ایسا قانون جاری کیا جاوے کہ جس سے فحش کلمات کے انسداد کی کوشش ہوجاوے کیونکہ جیسا وہ شخص جو کہ بازار میں کیچڑ و مٹی وغیرہ لوگوں پر پھینکتا رہتا ہے سزا کے لایق ہوتا ہے ویسا ہی وہ شخص جو اپنے دلکی نجاست نکالکر اوروں کے کانوں و دلوں میں بھرنا چاہتا ہے سو جب سزا دہی بلکہ زیادہ سزا کے لایق ہے۔ لیکن جب یہہ قانون جاری کیا جاوے تو چاہئے کہ اُس قانون میں کوئی دفعہ ایسی بھی لکھی جاوے کہ اُن انگریزوں اور جھوٹے عیسائیوں کو بھی سزا ہوگی جو بازار میں قسم کھاتے و دشنام وغیرہ واہیات باتونکو استعمال میں لاتے ہیں۔ مگر ہم ساتھ ہی اُنکے یہہ جتلائے دیتے ہیں کہ ایسے قوانین سے مہذب اولاد پیدا نہیں ہوئی کیونکہ جبتک انسان کا دل جو بذاتہ ناپاک و نجس ہے سر نو پیدا نہ ہووے تو اپنی جبلی عادت کو ظاہر کردیگا۔ کیا ٹائمس آف انڈیا کے نامہ نگار صاحب واقف نہیں ہیں کہ ہندوستان کے مہذب حکام نے اپنی تہذیب کو کہاں سے حاصل کیا۔ ہاں ہم سچ کہہ سکتے ہیں کہ وہ پاک دلی اور پاک زبانی جسکی وہ خواہش کرتے ہیں انسان کو تب ملتی ہے جبکہ اُسپر ایمان لاوے کہ جسنے گالیاں کھاکر گالیاں نہیں دین بلکہ اپنے قاتلوں کے لئے بھی دعاء خیر کی +

—— صاحب اخبار لکھنؤ وٹنس فرماتے ہیں کہ بعد تحقیقات کاملہ کے معلوم ہوا کہ مصر کے ذمہ اب اسقدر قرضہ ہوگیا ہے کہ کچھ اُمید نہیں ہے کہ وہ ادا ہوسکے چنانچہ اُسکا دیوالہ نکل گیا اور تاحال مصر کی ناداری کا انتظام ہورہا ہے۔ اُس پنچایت میں جو دیوالہ کا انتظام کررہی ہے سات آدمی ہیں جنمیں دو انگریز دو فرانسیسی ایک جرمنی۔ ایک آسٹریا کے باشندے ایک اٹلی کا مفصل حالات اُنکے ابھی تک ہمکو معلوم نہیں ہوئے مگر سود بہت کم کیا جاویگا اور بڑی بڑی تنخواہیں کم کردی جائینگی +

شاید اسی قسم کا انتظام سلطنت روم کے لئے بھی کیا جاویگا [illegible]



بقیہ تسہیل الافہام دافع الاوہام

فصل ثانی دربیان متشابہات قرآنی

واضح ہو کہ دین اسلام میں تہتر فرقے ہیں کہ جنکے خیالات فروع و اصول میں مختلف ہیں اور اُن کے عقاید مذہبی اور قواعد دینی میں ہزارہا قسم کے اختلاف بھرے ہیں کہ جنکی موافقت و مطابقت ایک امر محال ہی وجود باری اور صفات خدائی میں نہ تو وہ متفق ہیں اور نہ ایک دوسرے کی حقیقت کے قایل ہیں اگر ایک فرقے کے لوگ خدا کی ذات کو اُسکی صفات سے غیر کہتے ہیں تو اُن کے مقابل میں فرقہ دویم کے لوگ صفات کو عین ذات بیان کرتے ہیں اگرچہ اُنکا بیان یہاں پر بے موقع ہی مگر تو بھی مناسب مقام دیکھکر کچھ اشارہ کیا جاتا ہی اول فرقہ اہل سُنت و جماعت کا ہی کہ جو خدا کی ذات کے سوا اُسکی صفات کو بھی قدیم و ازلی اور متحد الذات اور ملحق فی الذات مانتے ہیں اور بعض انہیں صفات کو غیر ذات و حادث مخلوق جانتے ہیں پس جو لوگ کہ صفات الٰہی کو عین ذات مانتے ہیں وہ وحدت الوجود کے قایل ہیں حالانکہ صفات کو عین ذات قبول کرنے سے وحدت قایم نہیں رہ سکتی ہی اِس لئے اہل تصوف نے وحدت فی الکثرت کا اقبال کیا اور محض وحدت الوجود سے انکار کیا کیونکہ جب صفات کو عین ذات تسلیم کیا جائیگا تو ذات و صفات میں فرق نہ رہیگا اور تعدد صفات دلالت کرتا ہی تعدد وجود پر پس صفات کا غیر متعدد ہونا کتب اسلامیہ سے ثابت ہوتا ہی پس اِسحال میں کثرت الوجود ثابت ہوئی حالانکہ کثرت وجود مانع شخصیت ہی اور یہہ محال و ممتنع الوجود ہی بہرحال جو لوگ کہ خدا کی ذات میں صفات کو قدیم و خالق یا عین ذات مانتے ہیں وے کثرت فی الوحدت سے ہرگز منکر و منحرف نہیں ہو سکتے ہیں مجبوراً اُنکو ہمہ اوست اور کثرت فی الوحدت کا قایل ہونا پڑتا ہی اور خدا کی ذات کو ہر ایک شی میں جلوہ گر مانکر خدا کو ہمہ جا و ہمہ مقام من حیث الذات حاضر و موجود جانتے ہیں اُن کے نزدیک کل کائینات کا وجود ظاہری خدا کی اصلی ذات کا عکس و سایہ ہی یعنے کل موجودات خدا کی ذات کا پرتو ہی وے لوگ خدا کی ذات میں محو و فنا ہوتے ہیں خدا کے نام کا ذکر اور اُس کی مشق زبان و دل سے کرتے ہیں اور مراقبہ میں خدا کے ساتھ بذریعہ مرشد ملاقی ہوتے ہیں اور اپنی ہستی کو خدا کی ہستی میں فنا و محو کرنے کے خیال میں بعض کو یہہ خیال پیدا ہوتا ہی کہ ہم خدا کی ہستی میں فنا ہو کر فنا فی اللہ اور بقا باللہ کے درجہ کو پہونچ جائینگے اِس خیال کو شمس الدین طبریزی اور ملا منصور پہونچکر کلمۂ انا الحق زبان پر لائے اور آخر کو منزل مقصود تک پہونچ گئے پھر اہل سنت و جماعت کے لوگ خدا کی صفات کو غیر ذات اور مخلوق بھی کہتے ہیں مگر صرف صفات ثلاثہ کو قدیم اور متحد الذات مانتے ہیں یعنے علم و ارادہ اور قدرت کہ اِن صفات ثلاثہ کو ذات میں وہ خصوصیت ہی کہ جسکا ہونا نہایت واجبات سے ہی کیونکہ جس ذات میں علم و قدرت و ارادہ نہ پایا جائیگا وہ ذات کامل خالق و مالک نہیں قایم ہو سکتی ہی اِسحال میں محض وحدت پھر بھی ثابت نہ ہوئی بلکہ مع صفات ثلاثہ ذات واحد میں بجائے تثلیث کے تربیع ثابت ہوئی حالانکہ مسلمان تثلیث سے متنفر ہوتے ہیں بہرحال ای مسلمان بھائیو ہمیں یہہ کہنا کہ خدا کی ذات میں ایسی وحدت ہی کہ جو بمنزلہ ایک ہیولے کے ہی اُسکی تعریف و توصیف میں داخل نہیں ہی اِس لئے ہمیں یہہ کہنا فرض و واجب ہی کہ خدا کی ذات کاملہ ہر نقص و عیوب سے خالی و مبرا ہی انسانی عقل اُسکی تحقیقات و دریافت میں عاجز و لاچار ہی جبکہ ہم اُسکی ماہیت دریافت کرنے میں لاچار پائے جاتے ہیں اور وہ خود اقانیم ثلاثہ اپنے کو بتارہا تو ہم کیونکر انکار کریں بلکہ ہمیں قبول کرنا چاہئے اور مان لینا چاہئے اور یہہ کہنا چاہئے کہ ای مبارک جلیل تثلیث تین اقانیم اور ایک خدا تو ہمکو ہدایت کر کہ ہم تیری معرفت تحصیل میں گمراہ نہ ہو جاویں بلکہ تیری راہ صداقت میں قایم و ثابت قدم ہو ویں کیونکہ مصنف قران بھی اِن مشکلات کو حل نہ کر سکا بلکہ اُنکو مبہمات و متشابہات تعبیر کرتا رہا جس حال میں کہ مصنف قران ایسی مشکلات کے حل کرنے میں انسانی عقل کو عاجز و لاچار بیان کرتا ہی کہ جو امورات متشابہات میں داخل ہیں وے بذریعہ عقل نہیں معلوم ہو سکتے ہیں تو نہ چاہئے کہ معتقد قران متشابہات میں ہمارے ساتھ بحث کرے کہ ہمکو بذریعہ عقل یہہ مخفی تثلیث کے ہمیں بتادو کہ جنکا معلوم کرنا امکان عقل سے اعلیٰ و بلند ہی اور اگر اُسکو عقلاً ثابت نہ کروگے تو ہم اُسکو باطل و ناحق جانینگے ای صاحب ہم اُسکو عقلاً کیونکر آپکو سمجھاویں جبکہ عقل میں ایسی قدرت و ہمت نہیں ہی کہ اُسکو دریافت کر کے بیان کر سکے اور نہ عقل میں یہہ حوصلہ ہی کہ اِس بار عظیم کا ذمہ اپنے اوپر لیوے وہ صاف پکارتی اور کہتی ہی کہ ای خدا تیری ذات و صفات حیطۂ ادراک سے باہر ہی مجھ میں یہہ طاقت و قدرت ہرگز نہیں ہی کہ میں تیری بابت ایک شمہ یا نکتہ بھی بیان کر سکوں وہ یہہ کہتی ہی کہ جو کچھ مجھ میں روشنی ہی وہ سب تیرے فضل و کرم سے ہی ہماری تقریر و بیان سے یہہ ہرگز نہ جاننا چاہئے کہ یہہ مشکل صرف مسیحی دین میں ہی پائی جاتی ہی اور دین محمدی میں ایسے مشکل و مغلق مقدمات نہیں ہیں بلکہ سارا قران ایسے مقدمات و الزام سے پُر ہی اِسلئے چند مقامات بطور نظیر واسطے عبرت کے

نقل کرکے پیش کرتا ہوں کہ جس سے واضح ہوتا ہی کہ مصنف قران اور بانی اسلام اقرار کرتا ہی کہ اکثر امورات ایسے ہیں کہ جنکے مطالب و مقاصد ظاہر و حل نہیں ہوتے ہیں اور اُن مشکلات کو وہ متشابہات سے تعبیر کرتا ہی چنانچہ سورہ آل عمران میں فرماتا ہی +

باقی آئندہ

بقیہ تذکرہ مسیح کی زندگی اور تعلیم کا

معجزات کے دیکھنے والے اکثر مسیح کے پیرو ہوکر آسمان کی بادشاہت میں شریک ہوجاتے تھے وے معجزات دو غرض سے ظہور میں آیا کرتے تھے اول رحم و محبت کا ظہور دوسرے مسیح خدا کا فرزند دنیا کے نجات دہندہ ہونیکا ثبوت دوم تمثیلیں اور وعظ مسیح نے بہت تمثیلیں کہیں اُن میں سے پچاس انجیل میں مذکور ہیں تمثیل ایک قسم کا قصہ ہی جسکے دو معنے ہوا کرتے ہیں ایک ظاہری دوسرا معنوی یورپ کے علمانے اس طریقہ کو ہمیشہ پسند کیا کیونکہ اسکے وسیلہ اَن پڑھ اور ناخواندہ آدمی کسی نصیحت کو باسانی یاد رکھ سکتا ہی اور علاوہ اسکے اَن پڑھوں پر یہہ طریقہ زیادہ اثر کرتا ہی بعض نے یہہ سمجھا ہی کہ مسیح نے اس طریقہ کو بدیں مراد پسند کیا کہ اسکی تعلیم کا اصلی مدعا عوام سے جو اُسکے قابل نہیں محجوب رہے بیشک یہہ غرض بھی تھی دیکھو مسیح کا کلام لوقا کے ۸ باب کی ۱۰ لیکن میری رائے میں یہہ اسکا خاص مدعا نہیں تھا بلکہ مسیح نے یہہ طریق تعلیم اسکے فائدہ کے لئے پسند کیا تا اسکی نقص کے واسطے مسیح کی تمثیلات میں یہہ خوبی تھی کہ اُس پیرایہ میں نئی اور اول قسم کی تعلیم اُسنے دی علاوہ تمثیلوں کے بہت سے اُس نے وعظ کئے جو اناجیل کے مختلف حصوں میں مذکور ہوئے اُن میں سے تین کا مفصل ذکر میں بیان کرتا ہوں

پہلا پہاڑ کا وعظ (متی کے ۵ باب سے ۷ تک) دوسرا وعظ پانچ ہزار آدمیوں کو کھلانے کے بعد (یوحنا کے ۶ باب کی ۲۲ سے ۶۵ تک) تیسرا وعظ اور دعا جو اُسنے مصلوبیت کے پیشتر کیا (یوحنا کے باب ۱۴ سے ۱۷) پہلا پہاڑ کا وعظ علما کے درمیان اس امر میں بڑی قال و قیل ہی کہ متی کے پہاڑ کا وعظ اور لوقا کے میدان کا وعظ دراصل دو ہیں یا ایک بعضے دونوں کو ایک ہی سمجھتے ہیں ایک کو مجمل اور دوسرے کو مفصل اور بعضے اُنکو دو کہتے ہیں میری رائے میں اُن کے ایک ہونیکا ثبوت زیادہ قوی ہی بہ نسبت دو ہونے کے اس امر کو بخوبی سمجھنے اور اُسکے کل بٹھانے کے لئے اول مناسب ہی کہ ہم دریافت کریں کہ کسوقت یہہ وعظ کہا گیا لوقا کے بیان کو پڑھنے سے یہہ دریافت ہوسکیگا کیونکہ وہ سلسلہ وار بترتیب بیان کرتا ہی اور کہتا ہی کہ خداوند رات کو پہاڑ پر دعا مانگنے کے لئے گیا اور صبح کو بارہ رسولوں کا شمار پورا کرکے اُنکو رسالت کے کام پر نہایت سنجیدگی کے ساتھ مقرر کیا بعد ازاں اُن کے ساتھ اوترکر میدان میں کھڑا ہوا اور وہاں اُسکے شاگردوں کی جماعت تھی اور لوگوں کی بڑی بھیڑ تب اُس نے اپنے شاگردوں پر نظر کرکے کہا کہ مبارک ہو تم جو غریب ہو وغیرہ (۶ باب کی ۱۲ سے ۲۰ تک) یہہ میدان جس پر کھڑا ہوا عجب نہیں کہ ایک ہموار جگہہ ہو جیسے پہاڑوں پر نہ کہ دامن کوہ پر جہاں لوگ اچھی طرح کھڑے ہوکر اُسکا کلام سن سکیں یہاں خداوند بیٹھکر نئی آسمانی بادشاہت کا جسکو وہ قایم کرنے چلا تھا قانون اور شریعت بیان کرنے لگا متی اس وعظ کو تاریخی سلسلہ چھوڑ چھاڑ مسیح کی خدمت گذاری کی شروع میں بیان کرتا ہی اسواسطے کہ اُسکا بیان سلسلہ وار نہیں اور اُسنے چاہا کہ مسیح کی خدمت گذاری کی ابتدا میں اسکی تعلیم کی خوبیونکو ظاہر کرے اگر ہم متی اور لوقا کے اِن دونوں بیانوں کا مقابلہ کرکے دیکھیں تو ہمکو بہت سی باتوں میں فرق معلوم دیگا پہلا متی کے بیان میں ایکسو سات ورس ہیں اور لوقا میں تیس دوسرا متی کے بیان میں خداوند کی تعلیم بابتہ انجیل کے نسبت موسیٰ کی شریعت سے پائی جاتی ہی لوقا میں یہہ بیان نہیں ہی متی میں کئی آیتیں ایسی پائی جاتی ہیں جنکا ذکر لوقا اور موضع میں کرتا ہی چوتھا جہاں دونوکا بیان ملتا ہی وہاں لوقا زیادہ مجمل ہی اور متی مفصل ساری مخالفت کا سبب یہی تھا کہ متی چاہتا تھا کہ مسیح کی خدمت گذاری کے شروع میں اچھی طرح ظاہر کردے کہ مسیح کی تعلیم موسوی شریعت سے کسقدر اونچی تھی اور روحانیت میں موسوی شریعت کے ساتھ کیسی نسبت رکھتی تھی کیونکہ اُس نے اپنی انجیل خاص یہودیوں کے مطالعہ کے واسطے تالیف کی تھی جب ہم اُسکا مقابلہ مسیح کے اُن دو وعظوں کے ساتھ کرینگے جنکا ذکر اوپر ہوا تو یہہ بات زیادہ واضح ہوجاویگی ہمارے خداوند کے دوسرے وعظ کا بیان یوحنا کے چھٹے باب میں ہی یہہ وعظ مسیح کا پہاڑ پر چہرہ بدل جانیکے نزدیک کہا گیا تھا اسمیں خاصکر مسیح کی تعلیم کا اثر اُسکے شاگردوں پر بیان ہوا ہی اُسنے اُنکو سکھایا کہ میں مسیح ہوں اور اُن کی ہدایت اور رہنمائی کے واسطے قاعدہ مقرر کیا یہہ قاعدہ جیساکہ اوپر مذکور ہوا موسیٰ کی شریعت کی نسبت بہت اونچا اور بہت باریک اور روحانی تھا شاگردوں نے سوال کیا کہ ہم کیونکر اس قانون پر عمل کریں ہماری روح تو خواہاں ہی لیکن جسم کمزور ہی اس سوال کے جواب میں ہمارا خداوند فرماتا ہی کہ میں اپنے جسم کو صلیب پر توڑوں گا اور خون بہاؤں گا گناہ کے کفارہ میں ہمکو چاہیے کہ نہ فقط اس

کفارہ پر نظر کرو بلکہ اُسپر ایمان لاکر اُسکو اپنی روح اور زندگی کا حصہ بنالو اِس کام میں ایمان تمہارا مددگار ہوگا اور جب ایک دفعہ ایمان کے وسیلہ سے اِس بات کو تم سمجھ لوگے تب یہہ تمہارے واسطے ایسا ہوگا جیسے غذا جو بدن کی پرورش کرتی ہے اور اُسکا جزو بنجاتی ہے اور اُسکو طاقت اور زندگی بخشتی ہے اکثروں نے شاگردوں میں سے اُس وعظ کے مطلب کو نہ پایا اور مایوس ہوکر کہا یہہ سخت کلام ہے کون اِسے سُن سکتا ہے اور اُسوقت اولٹے پھر گئے اور اُسکے ساتھ نہ چلے لیکن بعض ایمان میں قایم رہے یہہ کہکر کہ اے خداوند ہم کسکے پاس جائیں ہمیشگی کی زندگی تو تیرے پاس ہے اور ہم تو ایمان لائے ہیں اور جان گئے ہیں کہ تو زندہ خدا کا بیٹا مسیح ہے (یوحنا کے ۶ باب کی ۶۸ و ۶۹) مسیح نے تیسرا وعظ اپنی خدمت کے انجام میں کہا ہے اُسکا بیان یوحنا کی انجیل میں تیرھویں باب سے لیکر سترویں باب کے اخیر تک ہوا ہے اِس وعظ کا مضمون نصیحت اور تسلی سے بھرا ہوا ہے جسکا بیان اِس مکان میں کرنا بغایت دشوار ہے مگر میں صرف اُسکے خاص حصونکا تذکرہ کرونگا۔ پہلا خداوند اپنی موت کا ذکر کرتا اور فرماتا ہے کہ یہی میرے درد اور زندگی کی علت غائی تھی دوسرا وہ اپنے شاگردوں کو ایک نیا حکم دیتا ہے تم ایک دوسرے سے ایسی محبت کرو جیسی مینے تم سے محبت کی اور کہتا ہے کہ اُسکی تعمیل تمہارے واسطے میری شاگردی کی علامت ہوگی تیسرا اِس وعظ میں مسیح اپنے شاگردوں کو تسلی دیتا ہے اور کہتا ہے کہ میں تمہارے واسطے تسلی دینیوالا بھیجونگا کہ وہ تمہارے بیچمیں میری جگہہ رہیگا اور دنیا کو قصوروار ٹھہراکر تمہاری رہنمائی کریگا تمہیں سب چیزیں سکھلادیگا اور سب باتیں جو مینے تمہیں کہیں یاد دلادیگا مسیح فرماتا ہے اگرچہ میں جسم کے طور پر تمہارے سے غیر حاضر ہونگا لیکن روح سے تمہارے بیچمیں رہونگا اور تمکو خدا کے فضل کے تخت تک پہونچنے کی اجازت ہوگی جو تمہارے لئے بہتر ہے اِس وعظ کے اواخر میں مسیح اپنے آپکو دعا کے ساتھ گناہ کے کفارہ میں سپرد کرتا ہے اِن تینوں وعظونکو اگر بغور مطالعہ کیا جاوے تو صریح معلوم دیگا کہ یہہ خداوند کی تمام تعلیموں کا نمونہ ہے اور اُن میں خداوند سلسلہ وار اپنی تعلیم اور بادشاہی کی خصوصیات ظاہر کرتا ہے +

باقی آئندہ

مراسلات

قران کی عدم ضرورت

اوّل از روئے صفات الٰہی

جناب ایڈیٹر صاحب۔

اِس سے پیشتر ہم کسی نبی نوزاد کی ضرورت اور عدم ضرورت کا عموماً تذکرہ کر چکے ہیں اب مناسب ہے کہ جس خصوصیت کے لئے وہ عمومیت گویا تمہیداً اختیار کی گئی تھی وہ واضح کیجائے۔ تخصیص کا قرعہ بایں وجہ قران پر پڑتا ہے کہ باوجود موجودگی کتب انبیائے ملہم کے اُسکا مصنف الہام کا دعوی کرکے اپنی تصنیف خلق اللہ کی ہدایت کے لئے پیش کرتا ہے۔ لہذا ہم انصاف سے دریافت کیا چاہتے ہیں اور کرینگے کہ قران کی کیا ضرورت تھی۔ ضرورت تھی یا نہ تھی +

اِس تحقیقات میں لازم ہے کہ یہہ امر ذہن نشین ہو کہ جب کسی مذہب کی اصلیت سے واقف ہونیکی آرزو ہو تو فقط اُسکے فروعات نوایجاد اور بیہودہ کو دیکھکر بھولنا اور کہنا کہ وہ کتاب جسکی تعلیم کے سبب یا وہ لوگ مدعی ہیں جو تھی اور بیہودہ ہے اِس کتاب کی ماہیت حقیقی کی واقفی سے ہمیشہ محروم رہیگا۔ مثلاً دین عیسوی کو رومن کاتھلکوں وغیرہ کی ایجاد و ترمیم میں اور زائد الفرض رسومات میں لپٹا ہوا دیکھکر کہنا کہ عیسوی مذہب بیہودہ طریق ہے یا یہہ کہ بائبل ایک ایسی کتاب ہوگی جو بیہودگی سے پُر ہو اور یا اگر محمدی مذہب کی صرف خرابیوں کے سبب سے جو اُسکے مقلدوں نے وارد کری ہیں کوئی یہہ گمان کرے کہ یہہ بڑا خراب مذہب ہے یا قران میں یوں اور دوں ہوگا تو ایسے کم اندیش محققوں کو ہم بے خبر اور بے انصاف کہتے ہیں ذرہ تامل نہ کرینگے۔ ایسے شخصونکو لازم ہے کہ اصل کتب کی طرف رجوع کریں اور اُن کی عمدگی یا بیہودگی سے استدلال پکڑیں۔ اِس قسم کے اتہام سے بری رہنے کی غرض سے ہم نے فقط بائبل اور قران ہی پر زور دیا ہے +

پھر ہم نے کسی نبی کی ضرورت کی نسبت یہہ بیان کیا تھا کہ یہہ ضرورت ضرورت پر موقوف ہے۔ اب ہم یہہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی امر انبیائے سلف سے رہگیا جو انسان کی دفیعہ حاجات کے لئے ضرور تھا تو محمد صاحب کی ضرورت تھی۔ و یا اگر اُنسے کسی امر میں خطا ہوگئی تو اُسکی تصحیح کے لئے محمد صاحب کے آنے کی ضرورت کی گنجائش تھی۔ مگر بائبل میں نہ کوئی امر باقی رہگیا اور نہ کسی امر میں خطا ہی ہوئی اِسلئے قران کی ضرورت نہیں تھی محمد صاحب بے فائدہ نبی بنے +

اُس مضمون کے ضمن میں یہہ بھی بیان ہوا کہ بلحاظ بت پرستی وغیرہ کے الہام کی ضرورت تھی۔ مگر چونکہ بائبل میں ذات اور صفات ایزدی کے ایسے اظہار درج ہیں جو عقل کی ہر قسم آوارگی کے قلع و قمع کے لئے مکتفی ہیں لہذا اِس بارے میں قران کی حاجت نہ تھی غور کرو کہ +

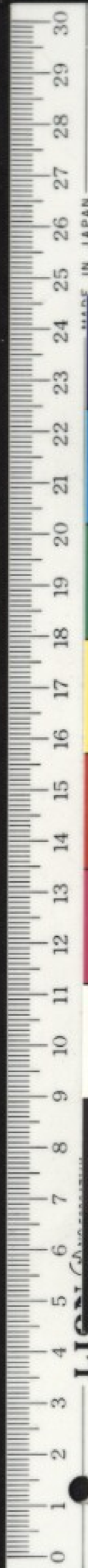
جب احمق اپنے دل میں کہتا ہی کہ خدا نہیں تو خداوند یوں فرماتا ہی کہ میں ہوں جو ہوں میرا نام ہی۔ جب کوئی فیلسوف اشیاء ذاتی کو ہر نتیجہ کا سبب بتلا کر مسبب الاسباب کے وجود سے منکر ہونے پر آمادہ ہو تو ایسے بیدار مغز کی فہمائش کے لئے بائبل سلسلہ اظہار الٰہی کا شروع ہی یوں کرتا ہی۔ ابتدا میں خدا نے آسمان اور زمین پیدا کیا۔ جب انسان علی العموم اُس متقن قادر کی جگہہ تواہین قدرت کو ماننے لگے اور واجب الوجود کے عوض وجود ساختہ کو اور اُس حی القیوم کے مقابل میں ہر جاندار مخلوق کو حق عبادت کا ادا کرنے لگے تب الہام بائبل نے صاف صاف کھلا کھلی تنبیہ کیا کہ تو اپنے لئے کوئی مورت یا کسی چیز کی صورت جو آسمان پر یا زمین پر یا زمین کے نیچے ہی مت بنا اور نہ اُن کے آگے سجدہ کر کیونکہ میں غیور خدا ہوں جب شریر شرارت میں زندگی گذرانتے اور کہتے ہیں کہ کوئی نہیں دیکھتا کئے جاؤ تو الہام بائبل کا تکیہ کلام یہہ ہو گیا جیسا اکیسواں تا الیسویں زبور میں مرقوم ہی۔ جب انسان بار گناہ سے ملول خاطر ہوتا اُمید ہی تو بائبل میں یہہ تسلی موجود ہی کہ خاطر جمع رکھ ایمان لا خدا محبت ہی۔ جب شریر شرارت میں خوش ہوتے اور باز پرس کا خیال تک نہیں کرتے تو خداوند بائبل کے ذریعہ سے ایسوں کو اور (عبرت کے لئے سب کو) اُنہیں کے محاورات میں خوب طرح آگاہ کرتا ہی کہ حاکم الحاکمین راستی سے دنیا کی عدالت کریگا۔ شریر گھمنڈی کو بھسم کریگا۔ جب کوئی خوش فہم گمان کرتا ہو کہ خدا نظر نہیں آتا ہی موجودات خدا ہی اسمیں حلول ہو رہا ہی اس سے جُدا نہیں تو بائبل صاف صاف منکشف کرتی ہی کہ یہہ موجودات اسکی دستکاری ہی اُس نے اسکی بنا ڈالی یہہ اُسکی قدرت کا ظہور ہی۔ خدا روح ہی ہیولانی مادہ نہیں +

ایڈیٹر صاحب صفات الٰہی کا بیان تو بائبل میں مثل سیلاب کے موج زن ہی تو کہاں تک یہہ کلک دو زبان صفات ایزدی کی نسبت اظہار بائبل کا بیان کرے۔ اتنے ہی پر اکتفا کر اصل مدعا کی طرف توجہ دلائی جاتی ہی کہ وہ کونسی صفت باقی ہی جو بائبل میں نہیں حتی کہ اُسکے انکشاف کے لئے قران کی ضرورت ہوئی۔ ایک بھی نہیں مصنف قران خود علم صفات الٰہی کے لئے اُوسی بائبل کا ریزہ خوار ہی۔ اس حاجت روائی کا کیا ذکر۔ اِن صفات کے قران میں پائے جانے کے سبب نہ تو وہ الہامی ٹھہر تا ہی اور نہ اُسکی ضرورت لاحق تھی۔ بغیر قران کے بائبل نے صفات الٰہی کا خوب چرچا کر رکھا تھا اور اب بھی کر رہی ہی۔ جن ملکوں کی آب و ہوا کا مزہ قران نے چکھا ہی نہیں وہاں بائبل نے دیکھو اِن صفات کے علم سے مجہول دلوں کو کیسا روشن کر دیا ہی۔ اور جہاں قران پہونچا وہاں نہ تو بائبل کو برطرف کیا اور نہ اُسپر فضیلت دکھائی۔ پس جبحال کہ نہ نقص نکالا نہ فضیلت دکھائی (فضیلت کیا برابر بھی نہیں اُترا) تو اُسکی حاجت ہی کیا تھی۔ خواہ نخواہ الہام پر الہام کے کیا معنے۔ کچھ معنے نہیں۔ بے معنے خیال ہی +

اِسبات پر ناظرین اہل اسلام مطلقاً نازاں نہو ویں کہ عیسائی کمال نادانی سے حضرت عیسٰی کو جو ایک مقبول پیغمبر تھے۔ خدا اور خدا کا بیٹا کہتے تھے اسلئے ایسے نبی کی ضرورت ہوئی کہ اس فرق سے لوگوں کو آگاہ کرے۔ ایسے آگاہ کرنے والے کئی محمد صاحب سے پہلے بھی ہو گذرے تھے۔ مگر حقیقت حال یہہ ہی کہ مولف قران نے مسیح کی دو ذاتوں کا خیال نہ کیا اور یا کہ خیال کر نہ سکا اور اسلئے اُسکی انسانیت سے اُسکی الوہیت پر حملہ کیا چنانچہ لوازمات انسانی کو بار بار پیش کر کے اُسکی الوہیت سے انکار کیا جیسے کھانا کھانا اور بی بی مریم سے تولد ہونا۔ بائبل خود ہی اس قسم کی باتوں سے اُسکی انسانیت کا کامل ثبوت پہونچاتی ہی اور مسیح خود اپنے تئیں ابن آدم کہتا ہی۔ مگر الٰہی لوازمات کا بھی بائبل بار بار ذکر کرتی ہی۔ جو اُسکی الوہیت پر بے کم و کاست دال کرتے ہیں۔ پہلے الہام کو نہ سمجھنا اور عدم واقفی کے سبب مسیح کی الوہیت سے انکار کرنا بھونڈے کا موجب نہیں بلا سمجھے کسی کلام پر کلام کرنا ناظرین خود ہی کہیں کہ نادانی ہی یا کچھ اور کسکے ذمے لگتی ہی۔ یونی ٹیرینین بھی بائبل سے انسانی عرضات مسیح کی الوہیت کے خلاف پیش کر کے فدا ہوتے ہیں۔ محمد صاحب نے انسے کچھ بڑھکر نہیں کیا۔ ہمیں یقین ہی کہ اگر زیادہ دریافت کرتے تو واقف ہوتے کہ انجیل اُس وجود جسمانی کو جو تولد ہوا وجود الٰہی نہیں کہتی۔ ہر دو میں صریح امتیاز کرتی ہی۔ پس ایسی آگاہی کی ہرگز ضرورت نہ تھی +

پھر اُنکا تثلیث پر بھی فدا ہونا عبث ہی۔ محمد صاحب نے بائبل کی تثلیث سے انکار نہیں کیا۔ اور جس تثلیث فی التوحید کا حضرت نے انکار کیا بائبل خود ہی بہتر ہی اُسکی مبطل ہی یعنے مریم اور عیسٰی (ابن مریم) اور خدا۔ یہہ بدعتیوں کی تثلیث تھی۔ وہی اُسکے موجد تھے۔ بائبل ایسی تثلیث کی روادار نہیں۔ اور وہ تثلیث جسکا بائبل اظہار کرتی ہی محمد صاحب کے علم سے خارج رہی۔ اسکا قران میں کہیں ذکر نہیں۔ اب جبحال کہ بعض امور کی نسبت بے خبر رہے اور بعض کی نسبت ساکت۔ تو ہادی ثانی اور مصحح کن باتوں کے تھے۔ یہہ باتیں تو اُنکی عدم ضرورت کی عین مصدق ہیں +

پھر اسبات پر بھی افتخار بیجا ہی کہ محمد صاحب علم توحید بحال کرنے آئے تھے۔ ہم کہتے ہیں کہ اگر بائبل اس امر میں قاصر



ہوتی تو اُنکی ضرورت لاحق تھی لیکن چونکہ یہودی اور عیسائی توحید کو دلی تعویز کئے بیٹھے تھے اور اُنکی کتب الہامیہ علم توحید کے انکشاف سے بھرپور تھیں - لہذا اس بحال کرنیکے کیا معنے توضیح کی خاطر ہم چند مقامات شان توحید میں نقل کئے دیتے ہیں - ۲ سموئیل ۲۲ : ۳۲ میں ہے خداوند کے سوا کون خدا ہے - یسعیاہ ۴۴ : ۸ میں ہے کیا میرے سوا کوئی خدا ہے - استثنا ۶ : ۴ سن لے اے اسرائیل خداوند تمہارا خدا اکیلا خدا ہے اس قول کا خداوند عیسٰی نے بھی حوالہ دیا (مرقس ۱۲ : ۳۲) پھر قرنتیوں ۸ : ۶ میں موجود ہے کہ تمہارا ایک خدا ہے جو باپ ہے الخ - اگر بائبل ان باتوں سے بیگانہ ہوتی تو قران لاریب یگانہ ٹھہرتا - مگر اسحالمیں تو اُسکا وہی حال ہے جو ہم بیان کر رہے ہیں - پس اظہار صفات الٰہی میں قران بائبل کو برطرف نہیں کرتا اُسپر فضلیت نہیں دکھاتا - بائبل اپنے آپ میں کامل ہے الہام مزید کی ضرورت کے لئے کسی صفت میں قاصر نہیں ہے اس لئے قران کی ضرورت نہیں تھی +

راقم
جی - ایل ٹھاکرداس

بقیہ متعلقہ سوالات مندرجہ نورافشاں ۲۹ راپریل ۱۸۸۰ء

(سوال حل دویم) اوّل یہہ معلوم کرنا چاہئے کہ ۱۲۰ پر فایدہ ۹ ہے تو ۱۰۰ پر $7\frac{1}{2}$ ہوگا چونکہ ۵ و ۷ فیصدی فایدے والی شئے کی $\frac{1}{2}$ ۷ ہونی چاہئے اسلئے اول پر $2\frac{1}{2}$ دویم پر $\frac{1}{2}$ کی کمی ہوگئی ۱۰ فیصدی والی میں سے $7\frac{1}{2}$ نفی کی = $2\frac{1}{2}$ کی زیادتی ہوگی اور یہہ زیادتی ان دونوں کی کمی سے پوری ہوگی اسلئے $2\frac{1}{2}$ ہر دو ۵ و ۷ کے سامھنے رکھنا چاہئے اور اُن دونوں کی کمی $2\frac{1}{2} + \frac{1}{2} = 3$ کو ۱۰ کے سامھنے رکھنا چاہئے جیساکہ نقشہ مفصلہ ذیل میں درج ہے - اور تینوں کی کمی زیادتی پر یعنے $2\frac{1}{2} + 2\frac{1}{2} + 3 = 8$ پر ۱۲۰ رکھنا چاہئے +

$37\frac{1}{2} : 2\frac{1}{2} : 120 : 8$		$2\frac{1}{2}$ — ۵
$37\frac{1}{2} : 2\frac{1}{2} : 120 : 8$	۸	$2\frac{1}{2}$ — ۷
$45 : 3 : 120 : 8$		۳ — ۱۰

پس یہی جواب مطلوب ہے

راقم
خیدا سنگھہ طالب علم ابنیاشن سکول لودیانہ
باقی آئندہ

اخبارات تاربرقی

کابل - ۱۹ رمئی مستوفی حبیب اللہ خان آج یہاں پہونچا - اور شیرپور میں ایک پہرہ کی حراست میں قید ہے - سردار عبداللہ خان نظام الدین و ملا خلیل کے ماتحت صافیوں کے پانچسو آدمیوں نے آج رسالہ ہند کے سواروں رجمنٹ نمبر ۲ کے گلکوں اور دو پہاڑی توپوں پر مقام بہبود پر حملہ کیا مخالف کے ۵۰ آدمی کام آئے اور انہیں کامل شکست سے منتشر کیا گیا - آج رات کو رجمنٹ نمبر ۲۶ کی دو کمپنیاں بالا حصار سے قلعہ تجاک کو مدد دینے کیواسطے روانہ ہوئیں شیرپور میں ضرورت کے لئے افواج کو تیار رکھا جاتا ہے +

کابل ۲۰ رمئی مستوفی حبیب اللہ کل شام کو گرفتار کیا گیا اور شیرپور میں زیر دالمن رکھا گیا - عرصہ سے اُسکی نسبت شبہات عاید ہوئے ہیں پر وہ مخفی طور پر اُن سازشوں میں شامل تھا جو ہمارے برخلاف ہوتی تھی اور ظاہرا ہم سے دوستی اور خیرخواہی کا دم بھر کر حکومہ قسم کی امداد دیتا تھا ایک مطول تحقیقات کے روسے مستوفی پر الزام ثابت ہوا - اور اس واسطے اسکی گرفتاری ضروری سمجھی گئی اور اس مطلب کیواسطے کہ وہ آئندہ کسی قسم کی سازش میں شامل نہ ہو وہ آج صبح کو ہندوستان کو روانہ کیا گیا - لیفٹیننٹ بیلی نسل پر اسکے ہمراہ تھی اُسکی روانگی کا وقت اور سب حالات حتی الامکان خفیہ رکھے گئے ہیں - جنرل رابرٹس آج جنرل بارٹر کے کیمپ کیطرف حصارک کو روانہ ہوئے اور ۵ ماہ حال تک کابل میں واپس آئینگے - لوگار میں امن ہے اور رسد بخوبی آرہی ہے مگر حصارک میں چارہ کم ہے جنرل بارٹر کے مقابل میں جو پہاڑ میں اُنپر رات کو بڑی آگ جلتی معلوم ہوتی ہے +

کابل - ۲۱ رمئی - جنرل رابرٹس کی فوج نے ۱۹ تاریخ کو حصارک کو کوچ کیا اور ۲۰ کو بارا کی راجان کیطرف دس میل کے فاصلہ پر جنرل بارٹر کی برگیڈ سے گذر کر بمقابلہ الٹی ہور کوٹل + خبر ہے کہ ایک جماعت ۳ ہزار آدمیوں کی اُسکی حد میں ہے اور ایک اور مضبوط خبر ہے کہ شاش گانو میں مجموعہ ہو رہا ہے جو درمیان شترگردن اور غزنی کے ہے - جنرل رابرٹس نے ایک یوم بارا کی راجان میں قیام کیا اور ۲۲ رمئی کو تنگی وردک سے ہوتے ہوئے قلعہ امیر کیطرف کوچ کیا کل کی خبر سے معلوم ہوا کہ ملا مشکِ نے سرکار انگریزی پر حملہ کے لئے بہت شمار آدمیوں کا دیہہ بالا میں کوچ کیا ہے - فوج نے یکلخت حصارک کی جانب کوچ کیا اور دشمن کے چار ہزار آدمیوں پر پڑے یہہ دشمن یکلخت شیخ مردان کیطرف بھاگ گئے اُنکے بہت آدمی زخمی اور سو آدمی قتل ہوئے - مگر ملا نعیر جوٹ کے بیچکیا دشمن لوگ منداری شنواری اور ردو اور جرنگار کے باشندے ضلع جلال آباد کے اور خوگانی تھے ہمارا نقصان یہہ ہوا کہ دو افسر زخمی ہوئے - اور دو آدمی ۴ رجمنٹ کے مارے گئے اور دو زخمی ہوئے اور ایک سپاہی ۲۲ پانیر کا زخمی ہوا +

لنڈن - ۲۱ رمئی - گذشتہ شب تھوڑی بحث کے بعد دیوان خاص میں تجویز ہوئی کہ شاہی نفر کیواسطے ایڈریس دیا جائے - دیوان عام میں طویل بحث کے بعد دینا تجویز ہوا اور ایڈریس میں ترمیم کرنے کی رائے باتفاق ۳ سو لے کے بمخالفت ۷۸ رائے کے نامنظور ہوئی مسٹر گلیڈسٹون

آئینۂ قران

موسومہ بہ

فہرست قران

سیکڑوں برس سے علماء ہند کوشش کرتے رہے کہ کوئی ایسی عمدہ فہرست قران تیار کیجاوے کہ اُسکو دیکھتے ہی فوراً قران کا ہر ایک مقام و مطلب دریافت ہو جاوے مگر کسی کو کامیابی نہ ہوئی۔ چنانچہ اِس مطلب کے حل کرنیکے لئے جناب پادری ویریصاحب سپرنٹنڈنٹ مشن پریس لودیانہ نے کوشش کی اور [illegible]ء میں ایک فہرست قران اُردو میں بنائی جو رومن حروف میں چھاپی گئی اور ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گئی۔ اکثر اہل اسلام رومن حروف نہیں پڑھ سکتے اسواسطے بعضوں نے ہم سے درخواست کی کہ اگر یہہ فہرست زبان اُردو حروف فارسی میں شایع ہو جاوے تو ہر ایک کو فایدہ پہونچے اِس فہرست میں قران کا ہر ایک مطلب ایک جگہہ جمع کیا گیا ہی یعنے اگرچہ کوئی دیکھنا چاہے کہ آدم کا ذکر قران میں کس کس سورت اور رکوع و سیپارے میں ہی تو فوراً ایک ہی جگہہ معلوم ہو جاوے کہ فلاں فلاں سورت و رکوع و سیپارے میں ہی اسیطرح نماز روزہ زکوٰۃ و نجات و شیطان و جادو و کافر و دوزخ و بہشت وغیرہ کا ذکر ترتیب وار جمع کیا گیا ہی۔ اب ہمارا ارادہ ہی کہ اُسکو فارسی حروف میں چھاپدیں مگر جبتک کم سے کم تین سو درخواستیں ہم کو نہ پہونچیں تو ہم چھاپ نہیں سکتے اِسلئے یہہ اشتہار دیا جاتا ہی کہ جس کسیکو ایسی فہرست نایاب کی خریداری منظور ہو درخواست اپنی راقم کے پاس بھیجدیں جب وقت تین سو درخواستیں جمع ہو جائینگی کتاب فوراً چھاپی جاوے گی۔ اِس کتاب کے صفحہ قریب ۲۴۰ کے ہونگے۔ جن صاحبونکی درخواستیں پیشتر چھپنے کے پہونچینگی اُنسے قیمت فی جلد بلا محصول ۸ مع محصول ۹ اور بعد میں ۱۲ لیجائیگی +

راقم

سپرنٹنڈنٹ مشن پریس لودیانہ

رسالہ دلشاد جہان

یہہ نایاب رسالہ اب بہمہ وجوہ تمام و کمال چھپکر تیار ہو گیا اور شایقینان علم و ہنر کی قدردانی سے دست بدست ہو رہا ہی اِس رسالہ میں ابتدا سے انتہا تک وہ وہ واقعی افسانہ درج ہوئے ہیں کہ جنکے دیکھنے اور سننے سے دلکو فرحت اور دماغ کو قوت ہوتی ہی شایقینان علم و ہنر نے بہت سے کتب حکایات اور قصہ جات کے دیکھے اور سنے ہوں گے مگر ایسی کوئی کتاب ملاحظہ سے نہیں گذری ہوگی بمصداق اسکہ ؎ این چمن را رنگ و بوی دیگر است ॥ ہم زیادہ تر اِس کتاب کی تعریف و توصیف نہیں کر سکتے بقولیکہ ؎ کس نگوید کہ دوغ من ترش است ॥ مگر اتنا ضرور جانتے ہیں کہ جن صاحبوں کی نظر سے بڑی بڑی کتابیں قصہ جات کی مثل بوستان خیال و الف لیلہ و داستان امیر حمزہ وغیرہ گذری ہونگی وہ ایک نظر بھی اگر اِس رسالہ کو دیکھ لینگے تو کبھی پیش نظر سے علیحدہ گی نہ چاہینگے پس جن صاحبونکو خریداری رسالہ مذکور کی منظور ہو وہ جلد درخواست اپنی مع قیمت عہ بمقام دہلی مطبع میور پریس میں پاس بلاقیداس مالک مطبع کے بھیجکر طلب فرمائیں +

اشتہار

دوائے مجرب دافع بخار

اطلاع عوام کے لئے مشتہر کیا جاتا ہی کہ سنکونا جو بیماری بخار کے لئے نہایت مجرب اور عمدہ ہی خاص شہر لودیانہ اور بڑے بڑے قصبات ضلع لودیانہ کے ہر ایک پنساری کلاں کی دوکان پر برائے فروخت رکھا گیا ہی قیمت فی پوڑی ایک پیسہ ڈبل مقرر گئی ہی اور ترکیب استعمال بھی پنساریوں کے پاس چھپی ہوئی ہی جو چاہے اُنسے دریافت کرے اور دوائے مذکور خریدلے +

دستخط

جی۔ ای۔ ویکفیلڈ صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر لودیانہ

لودیانہ۔ جو امتحان ۵ اپریل ۱۸۹۰ء کو پنجاب مڈل سکولوں کا ہوا تھا اُسکے نتیجے سے معلوم ہوا کہ لودیانہ مشن سکول سال حال کے امتحان میں تمام پنجاب کے دیگر مدارس سے اول نمبر رہا۔ کیونکہ ۹ طلبہ میں سے ۸ طلبہ مندرجہ ذیل نے پاس کیا۔ مولا بخش۔ نتھو۔ جیمن